چھوڑ کر جانے کا واقعہ، تقسیمِ خمس اور سیدہ عائشہؓ پر بہتان وغیرہ کے حوالے سے اعتراضات اُٹھائے ہیں۔ انھوں نے بعض روایات کو سند کے اعتبار سے ناقابلِ قبول قرار دیا ہے اور بعض کو عقلی لحاظ سے، اور بعض کو تاریخی طور پر کمزور بتایا ہے، بلکہ بعض جگہوں پر باطل قرار دیا ہے۔

حافظ ابویحییٰ نور پوری کی کتاب کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ شبیر احمد میرٹھی نے اپنے اعتراضات کی جو عمارت تعمیر کی ہے، وہ بہت کمزور ہے اور غیرمحتاط اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ زیرنظر کتاب اگرچہ رجالِ حدیث کی پیچیدہ علمی بحثوں پر مشتمل ہے، تاہم بخاری پر اُٹھائے گئے اعتراضات کا مدلّل جواب ہے۔ یقیناً مصنف اس کارنامے پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (ارشاد الرحمٰن)

سودی مصائب اور ان کا حل، طارق الدیوانی، مترجم: ڈاکٹر منیر احمد۔ ملنے کا پتا: ۱-بی ۶، ایجوکیشن ٹاؤن، وحدت روڈ، لاہور۔ فون: ۳۵۴۱۷۲۷۸-۰۴۲۔ صفحات: ۲۲۴۔ قیمت: ۲۹۵ روپے۔

معیشت و تجارت اور انسان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جوں جوں انسان ارتقا کی منزلیں طے کرتا گیا، ویسے ویسے معیشت و تجارت فروغ پاتی گئی۔ انسان اپنے منافع اور دولت میں اضافے کے لیے نت نئے طریقے ایجاد کرتا گیا جن میں بہت سے طریقے انسان کے استحصال پر مبنی تھے۔ اسلامی نظامِ حیات نے جہاں انسان کی معاشرتی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا، وہاں انسان کی معاشرتی ضروریات کا بھی خیال رکھا اور انسان کی پیدا کی ہوئی خرابیوں کو دُور کیا۔ ان میں سے ایک بڑی خرابی سود ہے۔ مادیت پر مبنی مغربی سوچ اور فکر نے پرانی قارونی فکر کی بنیاد پر معیشت و تجارت کو سود پر استوار کر کے بنی نوع انسان کے لیے بدترین استحصال کا راستہ وَا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج 'وال سٹریٹ پر قبضہ کرو' تحریک کی صورت میں اس نظام کے ڈسے ہوئے لوگ سراپا احتجاج ہیں۔

اسی سرمایہ دارانہ نظام کے اہم ترین ملکوں میں سے ایک برطانیہ ہے، اور مصنف اسی ملک کے باسی ہیں۔ انھوں نے اس نظام کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد سود کی تباہ کاریوں کا ایک نئے انداز میں جائزہ لیا۔ مصنف نے انٹراپی کے خالص سائنسی تصور کی وضاحت کرتے ہوئے، اس کی روشنی میں سود کے مضر اثرات اور قدرتی وسائل پر منفی اثرات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ انٹراپی کا طریقہ کسی نظام میں بدنظمی کی مقدار بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سود انسانی